OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 www.arjish.com ISSN (PRINT): 2707-1200
DOI: https://doi.org/10.53575/u13.v5.04(21)157-166

معاشرتی اصلاح کا تصور، سامی مذاہب کی روشنی میں

Concept of Social Reform, In the Light of Semitic Religions

Muhammad Khursheed
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies , The Islamia University of Bahawalpur.
Email: muhammadkhursheed786500092@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0000-0003-2718-6944

Dr. Muhammad Imran
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.
Email: muhammadimranpak3@iub.edu.pk

Received on: 15-10-2021 Accepted on: 16-11-2021

Abstract

Social reform is a combination of two beautiful words. As soon as this beautiful and charming combination of two words is founded to be read, written, and spoken, then in the windows of our minds and brains all the evils in the society which have poised the society begin to circulate who have poised the society. From moral degradation to lack of moral values, adulteration, lying, looting, fraud, lust of wealth, bribery, betrayal, slander, gossip, backbiting, jealousy, cruelty, misguidance, vengeance, extremism , hatred, obstinacy, alcoholism, immorality, vindictiveness, extremist ideas, social and societal disorder, economic and social unrest, these are all social evils that have become a menace to our society. Allah almighty sent the Holy Prophets to remove this scourge of the society and to guide and reform the people living in the society . Give books and various shariahs to some of the Prophets so that these social evils spread in the society can be corrected. There is also greatest need of man which cannot be denied.

Keywords: Social, Semitic, Reform, Evils.

معاشرتی اصلاح دو لفظوں کا ایک خوبصورت عنوان ہے جب یہ عنوان لکھنے، پڑھنے اور بولنے کو ملتا ہے تو ہمارے ذہنوں میں حسین و جمیل تعبیر گھومنے لگتی ہے۔اور ہمارے ذہنوں میں معاشرہ کی وہ تمام برائیاں گردش کرنے لگتی ہیں، جنہوں نے ہمارے معاشرے کو تباہ و برباد کر دیاہے اور ان معاشرتی برائیوں سے معاشرہ زہر آلود ہو گیاہے۔ لیکن اس کے ساتھ رشد و ہدایت واصلاح نے ایک امید کی کرن بھی پیدا کی ہے جس سے زہر آلود معاشرے کی اصلاح ممکن ہے۔ زندگی کی لغت میں معاشرہ کی نجات "اصلاح و ہدایت" سے ہی وابستہ ہے۔ اگرچہ اصلاح ایک وسیع مفہوم کا حامل لفظ ہے۔ لیکن عام طور پر اصلاح کے معنی سمجھانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ معاشرہ خالق کائنات کی پیدا کردہ مخلوقات میں سے ایک ایسا گروہ ہے جو منظم اور تہذیب کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں۔ معاشرہ کا تصور ہی ایک منظم و تہذیب کے انداز میں بسنے والے افراد کی بقائے باہمی اور مشترک سرگرمیوں کو ماننا ہے۔ لیکن اگر معاشرہ ظلم و ستم اور معاشرتی اصولوں سے انحراف کا شکار ہو

جائے تو معاشرے کو اصلاح کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر معاشرہ اپنے اندر اصلاح برپا کر لے اور ہدایت کے مطابق اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لے تو یہ معاشرہ ہلاکت اور زوال پزیری سے نکل سکتا ہے۔ اور اس میں حیات و نجات کی رونق بھی لوٹ آئے گی۔

اخلاقی گراوٹ سے لیکر اخلاقی اقدار کی کمی تک لوٹ مار، دھوکہ دہی، مال و زر کی ہوس، فراڈ، ملاوٹ، خیانت، بہتان، غیبت، چغل خوری، رشوت، و شراب نوشی، جوا، زنا، بد فعلی، بے راہ روی، بے حیائی، حسد، بغض و عناد، نفرت، انتقامی جذبات، انتہائی پسندانہ خیالات، سفاکی و بے رحمی، سماجی و معاشرتی نظمی، معاشی و اقتصادی بے چینی اور عائلی مسائل معاشرے کے لئے ناسور بن چکے ہیں۔ امن، سکون، اعتماد کی فضا، اخلاقیات، اجتماعیت و اخوت، انصاف کا یقین، محکم یقین، استقامت، جزبہ ایثار و قربانی، عدل و انصاف، قول و عمل کی یکسانیت، پاکیزگی، ادائے حقوق، ادائیگی فرائض، حقوق انسانی کا تحفظ، یہ وہ عناصر ہیں جو کسی بھی معاشرے کے ماتھے کا جھومر ہوتے ہیں یہ عناصر معاشرہ کے حسن کو بام عروج تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ اس کی عزت و وقار میں بھی ایک لامتناہی اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔ یہ عناصر جب کسی معاشرے پر اثر انداز ہوتے ہیں تو معاشرہ بڑی تیزی کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اپنے معاصرین کو دور کہیں آب و گیاہ صحرا میں ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچتے اور پگڑیاں اچھالتے چھوڑ آتے ہیں۔

اس کے مقابل وہ معاشرے جو ان خصوصیات وصفات سے عاری ہوتے ہیں۔ تو وہ اپنی دنیا و آخرت میں عزت گنوا دیتے ہیں ایسے معاشرے میں ان افراد کا اخلاقی و عملی ارتقاء رک جاتا ہے اور افراد فلاح و بہبود، معاشرہ کے ارتقاء کے زریں اصولوں اور اعلی اقدار سے کوسوں دور چلے جاتے ہیں۔ خالق کائنات نے انسان کو آزادی دی کہ وہ اپنی عقل سے اچھائی اور برائی کی پرکھ کر سکے اور اچھائی کا راستہ اختیار کر سکے۔ اس لیے اللہ تعالی نے انسان کی اصلاح و رشد و ہدایت کے لیے انبیاء کرام کو بھیجا اور ان آسمانی کتب نازل فرمائیں تا کہ انسان اپنی اصلاح کرے اور خدا کے احکامات پر عمل کرے۔ آسمانی کتب اور سماجی مذاہب کی تعلیمات میں انسان کی رشد و ہدایت اور اصلاح کو بڑی اہمیت اور جگہ دی گئی ہے جس کا انکار ممکن نہیں۔

مذہب اور اصلاح:-

مذہب ہمیشہ سے معاشرے کے لیے جسمانی سکون و روحانی غذا کے ساتھ معاشرتی اصلاح کا ذریعہ رہا ہے کیونکہ مذہب کے انسانی نفصیات گہرے اثرات ہوتے ہیں۔ دنیا کے سارے مذاہب نے انسانیت کو جسم کی غذا کے ساتھ روحانی پاکیزگی و معاشرتی اصلاح کا درس دیا ہے۔ یہ ایک فطری اصول ہے کہ ہمارا جسم جن اجزاء ترتیب سے بنا ہے اس کی پرورش بھی انہی اجزاء سے ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ مذہب ہمیشہ سے ہی انبیا کرام پر نازل مقدس کتب کے ذریعے انسانوں کی رشد و ہدایت اور اصلاح کی تعلیم مہیا کرتا آ رہا ہے گویا مذہب ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کے ہر پہلو کی اصلاح کے لئے رہنمائی دیتا ہے۔

علامہ فیروز آبادی (1415-1329ء) نے اپنی کتاب "القاموس المحیط" میں تحریر کیا ہے۔

"مذہب کے معنی راستہ اور چلنے کی جگہ تحریر کیا"[1]

لوئس معلوف(1867-1946ء)"المنجد" میں اس کا مطلب "روش، طریقہ اور اعتقاد"[(2)] کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ مذہب معاشرتی اصلاح کے طور پر انسان کو زندگی کے رہن سہن کے آداب کے ساتھ انسانی زندگی کو پاکیزہ بنا کر منظم کرنا ہے اور انسان کی اصلاح میں مدد فراہم کرتا ہے۔ مذہب معاشرتی اقدار، اخوت، مساوات، ایمانداری، برداشت، رواداری، ایثار، محتاجوں اور دوسرے رشتہ داروں کی مدد کرنا سکھاتا ہے تاکہ معاشرہ کی کی اصلاح ایک منظم انداز میں ہوتی رہے۔

معاشرتی اصلاح کا تصور، سامی مذاہب کی روشنی میں:۔

دنیا میں دو طرح کے مذاہب پائے جاتے ہیں ایک الہامی مذاہب اور دوسرا غیر الہامی مذاہب، الہامی مذاہب سے مراد وہ مذاہب ہیں جن کی تعلیمات و نظریہ حیات اللہ تعالی کی طرف سے ودیعت کیا گیا ہے اور دوسرا وہ مذہب ہے جن کی تعلیمات اصول و قوانین انسانوں کے وضع کئے ہوئے ہیں۔ الہامی مذاہب کی بنیاد وحی الہی پر ہے۔ الہامی مذاہب کو سامی مذاہب بھی کہتے ہیں۔ سامی مذاہب درج ذیل ہیں:

1. اسلام
2. عیسائیت
3. یہودیت

اسلام:۔

دنیا کے تمام مذاہب و ادیان میں سے اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو خیر و صلاح اور فلاح و بہبود کا ضامن ہے اس کی تمام تعلیمات، احکام و ہدایت اور منبع و ماخذ قرآن حکیم اور احادیث رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسلام دنیا کے سارے مذاہب میں چراغوں کے درمیان سورج کی حثیت رکھتا ہے۔ تمام مذہب معاشرتی اصلاح کی تگ و دو میں کوشاں ہیں مگر ان میں سے اسلام کو نمایاں اور انفرادی امتیاز حاصل ہے دنیا انسانی کا دوسرا بڑا مذہب دین اسلام ہے اور آخری الہامی کتاب قرآن حکیم کے مطابق دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جو زندگی کے ہر پہلو کی طرف بھر پور انداز میں رہنمائی کرتا ہے۔ قرآن حکیم کے مطابق خالق کائنات نے انسانوں کے لیے جو ضابطہ حیات پسند کیا وہ اسلام ہی ہے۔ اسلام عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مادہ "س ل م" ہے۔ جس کے لغوی معنی "امن و سلامتی' اطاعت و فرمابرداری" کے ہیں۔ اللہ تعالی نے حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ تک انبیاء کرام کو معاشرے کی تربیت و اصلاح کے لیے مبعوث فرمایا۔ بھیجتے وقت مادی ضرورت کے ساتھ روحانی تسکین کا سامان بھی مہیا کیا اور انبیاء کرام کے ساتھ ساتھ امت کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ رشد و ہدایت و بھلائی کا درس دیں اور برائیوں سے روکیں۔ جو لوگ دعوت اصلاح کے کام کرتے ہیں ان پر خصوصی رحمت کی نوید بھی سنائی جاتی ہے. قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے:

"والمؤمنون والمؤمنت بعضهم اولیآء بعضٍ یامرون بالمعروف وینهون عن المنكر ویقیمون الصلوة ویؤتون الزكوة ویطیعون الله ورسوله اولٓئك سیرحمهم الله ان الله عزیز حكیم" [(3)]

"اور مومن مرد اور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے

اور زکوۃ دیتے اور خدا اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی لوگ ہیں جن پر خدا رحم کرے گا۔ بے شک خدا غالب حکمت والا ہے"
قرآن مجید میں ایک اور جگہ اچھائی کے کام کرنے اور دوسروں کو برائی سے روکنے کی تلقین کی گئی ہے ان کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے:

الذین ان مکنھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر[4]

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو ملک میں دسترس دیں تو نماز پڑھیں اور زکوۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں"

کیونکہ اسلام کی بنیادی تعلیمات کا مرکز و محور معاشرتی اصلاح ہے اس لیے اس بات کو بھی ذہن نشین کرنا ہو گا کہ اسلام جماعتی فلاح کے ساتھ ساتھ انفرادی اصلاح پر بھی زور دیتا ہے۔ اسلام میں فرد کی اصلاح کو اصلاح کا نقطہ آغاز قرار دیتا ہے۔ اسلام کے امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا حکم دیا گیا ہے۔ یہی امت مسلمہ کی خوبی ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالی ہے۔

"کنتم خیر امۃٍ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر"[5]

"تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو"

اسلام صرف انفرادی اصلاح کی بات نہیں کرتا بلکہ یہ تو پورے معاشرے کے لیے علیحدہ سے دعوت رشد و ہدایت اور اصلاح کے لیے ایک باقاعدہ جماعت یا گروہ مقرر کرنے کا حکم دیتا ہے اور اس طرح اسلام نے معاشرے کے اندر بسنے والے افراد کی اصلاح و بھلائی کے لیے ایک جماعت یا گروہ کو معاشرتی اصلاح کا فریضہ سونپنے کا حکم دیا۔ قرآن مجید میں ذکر ہے:

"ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٓیٕک ھم المفلحون"[6]

"اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ اصلاح اور نجات پانے والے ہیں"

جسمانی امراض سے بچنے کے لیے جس طرح صفائی کا انتظام لازم و ملزوم ہے صاف ستھری غذا کا استعمال ضروری ہے تاکہ بیماری کے جراثیم پیدائش نہ ہو۔ بالکل اسی طرح برائیوں کے جراثیم کی پیدائش وافزائش کو روکنے کے لیے بہت ضروری ہے کہ برائی سے پہلے ہی جرثومہ کو ختم کر دیا جائے۔ مطلب ایسے عوامل کا خاتمہ کر دیا جائے جو انسان کو برائیوں سے متعارف اور برائیوں کی طرف مائل کرواتے ہیں۔ برائی پیدا کرنے والے عوامل، سود، شراب، رشوت، جوا، اور غیر قانونی ذرائع آمدنی کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے اور اولاد کو غربت وافلاس کے خوف کی وجہ سے قتل کرنا اور والدین کے ساتھ بد سلوکی جیسی معاشری برائیوں سے بھی اسلام روکتا ہے اور اسی طرح زنا کی طرف مائل کرنے والے عوامل مثلاً عریانیت، غیر مرد و عورت کا اختلاط اور آپس میں میل جول ممنوع قرار دیا ہے۔

سورۃ انعام میں ارشاد ربانی ہے۔

" ولا تق ربوا ال فواحش ما ظھر من ھا وما بطن"[7]

"اور بے حیائی کے کام ظاہر ہوں یا پوشیدہ ان کے پاس نہ پھٹکنا"

بلاشبہ اسلام ایک مکمل معاشرتی نظام حیات ہے۔ کیونکہ یہ انسان کے فطری تقاضوں کے احترام کے ساتھ ساتھ ان کی تکمیل کا اہتمام بھی اس طرح کرتا ہے کہ انسان کا دامن اس چمن کے کانٹوں سے تار تار نہ ہو جائے اور کسی صورت بھی انسانیت کی تذلیل نہ ہو اور انسان جانوروں جیسی زندگی اختیار نہ کرے۔ معاشرتی اصلاح ہمارے نبی آخر الزماں حضرت محمد ﷺ نے دو بنیادی اصول مقرر کئے اور بذات خود ان پر عمل کر کے دکھایا۔ ایک یہ کہ آپ ﷺ نے کبھی کوئی ایسی بات نہی کہی جس پر خود کبھی عمل نہ کیا ہو۔ دوسرا اصول آپ ﷺ کے قول و فعل میں تضاد نہیں تھا۔ آپ ﷺ جو بھی فرماتے اس پر خود عمل کر کے دکھاتے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے "سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: " من راى منكم منكرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك اضعف الإيمان "[8]

"اور جو شخص تم میں سے کوئی برائی دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے روک دے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں اس کام سے نفرت کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین حصہ ہے"

ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: " والذي نفسي بيده لتامرن بالمعروف، ولتنهون عن المنكر، او ليوشكن الله ان يبعث عليكم عقابا منه، ثم تدعونه فلا يستجاب لكم "[9]

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم لوگ ضرور بالضرور لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو اگر ایسا نہ کرو گے تو قریب ہے کہ اللہ تم پر اپنا عذاب مسلط کر دے۔ پھر تم اس عذاب سے نجات کی دعائیں مانگو گے اور دعائیں قبول نہ ہوں گی"

ایک اور جگہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "عن عبد الله بن مسعود، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: " لما وقعت بنو إسرائيل في المعاصي نهتهم علماؤهم فلم ينتهوا" فجالسوهم في مجالسهم، وواكلوهم، وشاربوهم، فضرب الله قلوب بعضهم ببعض، ولعنهم على لسان داود، وعيسى ابن مريم ذلك بما عصوا وكانوا يعتدون، قال: فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان متكئا، فقال: لا والذي نفسي بيده حتى تاطروهم على الحق اطرا"[10]

"جب بنی اسرائیل کے لوگ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہو گئے تو ان کو ان کے عالموں نے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آئے لیکن اس کے باوجود یہ علماء ان کی مجلسوں میں ان کے ساتھ بیٹھنے لگے۔ اور ان کے ساتھ کھانے اور پینے لگے تو اللہ نے ان کے عالموں کے دلوں کو بھی سیاہ کر دیا، حضرت داؤدؑ اور حضرت عیسیٰؑ کی زبان سے ان کو ملعون قرار دیا۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نہ فرمانی کی اور وہ اللہ کے احکام وحدود دین سے تجاوز کرتے تھے ۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ٹیک لگائے بیٹھے تھے پھر آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے زور دے کر فرمایا: "قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم بھی اس سلوق کے حق دار ہو جائے گے یہاں تک کہ تم پوری شدت کے ساتھ ان ظالموں کو ان کے ظلم سے روکو"

اسلام نے ان تمام چیزوں کو حرام قرار دیا۔ جو انسان کے لیے مہلک اور تکلیف دہ ہیں اسلام شاہانہ زندگی گزارنے سے منع نہیں کرتا بلکہ شاہانہ زندگی اور عیش و عشرت سے روکتا ہے جو انسان کے جسم کو چھلنی کر دیتی ہے۔ ایسی زخموں کی اذیت تڑپ تڑپ کر ذلت و خواری کی موت دیتی ہے اس لیے اسلام معاشرتی اصلاح کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکیزہ اور صاف ستھری زندگی گزارنے کا درس دیتا ہے۔

اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ و محور معاشرے کی اصلاح کرتے ہوئے معاشرہ اور سماج کو خوب سے خوب تر بناتا ہے اسلام نے انسانیت کے وقار و بزرگی کی راہوں کو مسدود نہیں کیا بلکہ اسلام اس تگ و دو میں ہے کہ اپنی اعلی تعلیمات کے ذریعے انسان کو انسانیت و شرافت، پاکیزگی اور طہارت کا پیکر بنا دیا جائے۔ اسلام کے انسانیت کے اس کامل ترین ضابطہ حیات میں کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر کوئی برتری نہیں ۔ گورا و کالا، غربت و تندرستی کا مارا ہو یا صاحب ثروت م، حجازی ہو یا افریقی، اگر وہ پیکر تقوی و طہارت، شرافت و بزرگی کی راہوں پر چلنے والا ہے تو وہ خالق کائنات کے نزدیک قریب ہے اگر وہ معاشرے کے اصولوں و حقوق انسانی کو پامل کر رہا ہے عبادت و معاملات میں استقامت پزیر نہیں ہے تو ارذل انسان اسلام نے ہمیں معاشرے کے حسن و جمال کو برقرار رکھنے اور اصلاح کی تعلیمات، خدمت خلق، ایثار و قربانی، سخاوت، امانت، دیانت، عدل و انصاف، عفو و کرم، حسن معاشرت و معیشت، باہم اتحاد و یگانگت پر عمل پیرا رہنے کی تلقین کرتا ہے تا کہ معاشرے کو بگاڑ سے بچایا جاسکے۔

معاشرت اصلاح مسیحیت کی روشنی میں:

دین مسیحت دنیا کا اور سامی مذاہب میں سب سے بڑا دین ہے اس دین کی ابتدا و انتہا "محبت" ہے۔ دین مسیحت، خداوند یسوع مسیح کی وہ باتیں اور تعلیمات ہیں جو اس دنیا اور آخرت میں کامیابی اور سرفرازی کے لیے خدا کی طرف سے بخشی گئی۔ خداوند یسوع مسیح کی آمد سے قبل دنیا، ظلم و جبر، گناہ، موت، ابلیس کی گرفت، تاریکی، بیماریوں، بدکاریوں اور بے شمار برائیوں میں قید تھی۔ معاشرتی زندگی مکمل طور پر تباہ حال تھی ایسے میں ان کی اصلاح کے لیے ایسے رہبر کی ضرورت تھی جو ان برائیوں پر تنقید نہیں بلکہ انکا حل بیان کرے۔ خداوند قدوس نہیں چاہتا کہ انسان گناہ میں زندگی بسر کرے اور غلط کاریوں میں مصروف عمل رہے۔ بائبل مقدس بیان کرتی ہے کہ جب لوگ انسانی گناہوں میں پڑ گئے معاشرتی طور پر بے راہ روی اور ظلمت نے معاشرے کو تباہ کر دیا تو خدا کا عذاب قوموں پر نازل ہوا۔ یوں ان گناہ آلود معاشروں کی صفائی ہوئی ۔ مسیحت میں معاشرتی اصلاح کے لیے آخرت میں عدالت کا تصور اور جزا سزا کا ذکر موجود ہے اور یہ مسیحی ایمان کا حصہ ہے۔

معاشرتی اصلاح کے لیے اول دس احکام ہیں جو مکمل طور پر دینی اور معاشرتی طور پر الہامی تقاضوں پر پورا اترنے کے لیے بیان کئے گئے ہیں اور بائبل مقدس کا اہم حصہ ہیں۔ ان دس احکام کو مزید احکام میں مختصر بیان کیا گیا ہے۔ "اس نے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔"(11)

پہلا اور بڑا حکم خدا اور انسانیت سے محبت ہے۔ اس آیت میں پڑوس کا مطلب ہمسایہ ہیں بلکہ ہر وہ شخص ہے جو آپکی مدد اور احساس کا طلب گار

ہے۔یعنی تمام انسانیت۔ معاشرتی اصلاح کا سب سے بڑا عنصر محبت اور احساس ہے جس سے تمام برائیوں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ایک اور آیت مبارکہ میں بیان کیا گیا ہے کہ انسان کو معاشرے میں کن باتوں سے بچنا ہے اور کن باتوں پر عمل کرنا ہے۔

"اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں یعنی حرام کار، ناپاکی، شہوت پرستی، جا گردو گری، بت پرستی، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقے، جدائیاں، بدعتیں، بغض، نشہ بازی، ناچ رنگ اور انکی مانند انکی بابت تمہیں پہلے سے کہے دیتا ہوں جیسا کہ بیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔ مگر روح کا پھل محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم پرہیزگاری، ہیں ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔(12)

ان آیات میں معاشرے میں موجود برائیوں کو بیان کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ اعمال بیان کئے گئے ہیں جن پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا۔ جس عمل پیرا ہو کر معاشرے کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔دین مسیحت میں معاشرتی اصلاح اور برائیوں سے بچنے کے لیے گناہوں سے اس قدر بچنے کے لیے بیان کیا گیا۔ کہ گناہ کو کرنا تو دور کی بات، گناہ کو سوچنا بھی نہیں اور جس نے گناہ کے بارے میں سوچا سمجھو اس نے وہ گناہ کر دیا۔اس طرح دین مسحیت انسان کو گناہ اور برائیوں سے بچنے کے لیے جسمانی، روحانی اور ذہنی طور پر تیار کرتا ہے۔

حضرت عیسی کی تعلیمات میں اخوت اور بھائی چارہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔تاکہ معاشرے کو نفرتوں کے زہر سے بچایا جا سکے۔ حضرت عیسیؑ نے معاشرتی اصلاح کے ہر پہلو کو خصوصی اہمیت دی۔ان میں عفو کرم، مساوات، عاجزی، انکساری، دشمنوں اور برا چاہنے والوں سے حسن سلوک کا درس ملتا ہے۔انتشار سے بچنے، مقابلہ نہ کرنے اور بدلہ نہ لینے کے بارے میں فرمایا: "تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تھا کہ خون نہ کرنا اور جو کوئی خون کرے گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پر غصے ہو گا وہ عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اپنے بھائی کو پاگل کہے گا وہ صدر عدالت کی سزا کے لائق ہو گا اور جو کوئی اسے احمق کہے گا وہ آتش جہنم کا سزاوار ہو گا۔"(13)

نسل در نسل، دشمنی، قتل و غارت اور انتقام کی آگ کے بارے میں عہد نامہ جدید میں آتا ہے "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں شریر کا مقابلہ نہ کرنا بلکہ جو تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے۔اور جو کوئی تجھ سے مانگے اسے دے دے اور جو کوئی تجھ سے قرض چاہے، منہ نہ موڑ"(14)

حضرت عیسیؑ کی معاشرتی اصلاح بارے تعلیمات بڑی واضع ہیں ان تعلیمات میں عدل و انصاف، خدا کے حضور عاجزی، انکساری خدا سے محبت، اخلاص، فقر، توکل اور ایثار نمایاں ہیں عیسائیت کی تعلیمات سے امن و محبت، بھائی چارہ اور صلح کل کا پیغام ملتا ہے۔ جو کسی بھی معاشرہ کی اصلاح کے لیے بیحد ضروری ہیں۔

معاشرتی اصلاح یہودیت کی روشنی میں:۔

انسانی زندگی کو یہودی مذہب میں بہت تقدس و تکریم حاصل ہے ان کو اشرف المخلوقات کا مرتبہ حاصل ہے۔اسی وجہ سے انسان اپنے مزاج مقام فطرت میں اعلی و ارفع صلاحیتوں، خوبیوں کی وجہ سے نیابت الٰہی سے متصف ہوا۔ جہاں انسان خدا کی شبیہ "احسن التقویم" بن کر آیا وہیں

اس کو خدا کے نمائندے کا درجہ بے حاصل ہوا۔ بیشک مٹی سے بدن کو تشکیل دیا گیا۔ لیکن اس میں روح الٰہی ہے۔ اور اسکو اپنی صورت سے تمثیل دینے کا شرف بھی انسان تو حاصل ہوا۔

جب انسان گناہ کرتا ہے تو دراصل وہ حسن ازلی کی توہین کا مرتب ہوتا ہے اور اس سے معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہے۔ تمدن کے ارتقا کے لئے معاشرتی اصلاح کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ معاشرتی اصلاح سے ہی معاشرے کا بگاڑ سے بچایا جا سکتا ہے۔ معاشرتی اصلاح میں امن وامان کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ اسلام کی دعائے امن اس بات کی دلیل ہے کہ کرہ ارض اور بنی نوع انسان کی فلاح، معاشی و تمدنی ترقی، رشد ہدایت کا انحصار امن پر ہے جس معاشرے میں معاشرے اصلاح کو اہمیت حاصل ہو گی۔ وہیں پر امن اور اقتصادی طور پر خوش حال معاشرہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا۔

عہد نامہ قدیم میں بیان ہے:

"بدی گنہگاروں کا پیچھا کرتی ہے پر صادقوں کو نیک جزا ملے گی "(15) "بدی کے منصوبے باندھنے والوں کے دل میں دغا ہے لیکن صلح کی مشورت دینے والوں کے لیے خوشی ہے "(16) "جھوٹے لبوں سے خداوند کو نفرت ہے لیکن راست کار اس کی خوشنودی ہیں "(17) "جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو اسے صلح کا پیغام دینا "(18) نشہ اور شراب کے بارے میں عہد نامہ قدیم میں آتا ہے "ان پر افسوس جو صبح سویرے اٹھتے ہیں تاکہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات کو جاگتے ہیں جب تک شراب ان کو بھڑکا نہ دے اور ان جشن کی محفلوں میں بربط اور ستار اور دف اور بین اور شراب ہیں لیکن وہ خداوند کے کام کو نہیں سوچتے اور اس کے ہاتھوں کی کاریگری پر غور نہیں کرتے۔ "(19) "مے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے جو کوئی ان سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں "(20) معاشرے کے اندر پھیلی یتیم اور بیوہ سے ناروا بدسلوکی سے روکا گیا ہے۔ اور ان سے حسن سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ "خداوند یوں فرماتا ہے کہ عدالت اور صداقت کے کام کرو اور مظلوم کو ظالم کے ہاتھ سے چھڑاؤ اور کسی سے بدسلوقی نہ کرو اور مسافروں و یتیم اور بیوہ پر ظلم نہ کرو "(21)

معاشرتی اصلاح اسی وقت ممکن ہے جب معاشرے کے اندر عدل کی جزا اور ظلم و ناانصافی کی سزا پر عمل درآمد ہو کیونکہ اگر معاشرے کے اندر عدل وانصاف نہ ہو تو لوگوں کے اندر انتقامی جذبات پیدا ہوتے ہیں اور لوگ بدلہ لینے کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ معاشرے میں عدل کی جزا اور ظلم و ناانصافی کی سزا کو عہد نامہ قدیم کے اندر بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ "اور قاضیوں سے کہا کہ جو کچھ کرو سوچ سمجھ کر کرو کیونکہ تم آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ خداوند کی طرف سے اور وہ فیصلہ میں تمہارے ساتھ ہیں "(22) "پس خداوند کا خوف تم میں رہے سو خبرداری سے کام کرنا کیونکہ ہمارے خدا میں بے انصافی نہیں ہے اور نہ کسی کی رواداری نہ رشوت خوری ہے "(23)

قتل ناحق کی سختی سے ممانعت کی گئی ہے کیونکہ ایک شخص کو ناحق قتل کرنا پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ کیونکہ کسی بھی معاشرے کی تباہی کے لیے یہی کافی ہے کہ اس سے ناحق انسانوں کو خون ہونے لگے۔ جب کسی بھی بے گناہ کا خون ہوتا ہے تو اس کے ورثاء مقتول کا بدلہ لینے کے لیے مشتعل ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ نسل در نسل دشمنی تک جاتا ہے۔ عہد نامہ قدیم میں اس کو اس طرح بیان کیا گیا

ہے۔"بے گناہ کا خون نہ بہاؤ"[24]

یہودیت کی تعلیمات میں معاشرتی اصلاح کو بڑی اہمیت دی گئی ہے اور وہ تمام عناصر جو کسی بھی معاشرے میں اصلاح کی بنیاد بنتے ہیں۔ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

خلاصہ بحث:۔

خالق کائنات نے اس دنیامیں ان گنت مخلوقات پیدا کیں اور ان میں سے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا۔خالق کائنات نے انسان کو پیدا کر کے ویسے ہی نہیں چھوڑ دیا۔بلکہ اس کی رشد و ہدیات اور اصلاح کے لیے انبیاء کرام کو مبعوث فرمایااور کچھ انبیاء کرام کو الہامی کتب عطا فرمائیں ۔مذہب ہمیشہ سے معاشرے کے لیے جسمانی و روحانی غذا کے ساتھ معاشرتی اصلاح کا ذریعہ رہا ہے کیونکہ مذہب کے انسانی زندگی پر گہرے اثرات ہوتے ہیں دنیا کے سارے مذاہب نے انسانیت کو جسم کی غذا کے ساتھ روحانی، پاکیزگی و معاشرتی اصلاح کا درس دیا ہے یہی وجہ ہے کہ مذہب ہمیشہ سے ہی انبیاء کرام پر نازل مقدس کتب کے ذریعے انسانوں کی رشد و ہدایت اور اصلاح کی تعلیمات کا احترام کرتا آرہا ہے۔سامی مذاہب کی تعلیمات میں معاشرتی اصلاح کو بنیادی حیثیت حاصل ہے یعنی معاشرتی اصلاح سامی مذاہب کی تعلیمات کا مرکز و محور ہے ۔معاشرتی اصلاح ایک حقیقت ہے جس سے کبھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔

مصادر و مراجع:۔

1. آبادی، محمد بن یعقوب الفیروز، القاموس المحیط، ص:240، موسستہ الرسالہ، 2005۔
2. معلوف، لوئس، المنجد، عربی اردو، دار الشاعت 'کراچی
3. القرآن، التوبہ(9):71
4. القرآن، الحج(22):41
5. القرآن، آل عمران(3):110
6. القرآن، آل عمران(3):104
7. القرآن، الانعام(6):151
8. الصحیح مسلم، ج1، ص69، دار الحیاء التراث العربی، بیروت
9. الترمذی، رقم الحدیث:2169
10. الترمذی، جلد5، ص235، رقم الحدیث:3047
11. عہد نامہ جدید، متی، 22:37تا39
12. عہد نامہ جدید، گلتیوں، 5:19تا23
13. عہد نامہ جدید، متی، 5:21تا22

14. عہد نامہ جدید، متی،38:5تا41،42
15. عہد نامہ قدیم،امثال،21:13
16. عہد نامہ قدیم،امثال،20:12
17. عہد نامہ قدیم،امثال،22:12
18. عہد نامہ قدیم،استثنا،10:20
19. عہد نامہ قدیم،یسعیا'11:5تا12
20. عہد نامہ قدیم،امثال1:20
21. عہد نامہ قدیم، یرمیاۃ،3:22
22. عہد نامہ قدیم،تواریخ دوم،6:19
23. عہد نامہ قدیم،تواریخ دوم،7:19
24. عہد نامہ قدیم، یرمیاۃ،3:22

References

1. Abadi, Muhammad Bin Yaqub Al-Feroz, Al-Qamoos ul Moheet, P:240, Mossisa Tul Rissalah, 2005
2. Maluf, Lois, Al-Manjid, Arbi Urdu, Darul Asha'at, Karachi
3. Al Quran, Al Tuba (9):71
4. Al Quran, Al Hajj (22):41
5. Al Quran, Al Imran (3):110
6. Al Quran, Al Imran (3):104
7. Al Quran, Al Inam (6):151
8. Al-Sahih Muslim,Vol:1, P:69, Darul Hayyah Al-Taraas Al-Arbi, Beroot
9. Al-Tirimzi,Hadith No:2169
10. Al-Tirimzi, Vol:5,P:235,Hadith No:3047
11. Ahad Nama Jadeed,Matti,22:37 to 39
12. Ahad Nama Jadeed,Ghallatayun,5:19 to 23
13. Ahad Nama Jadeed,Matti,5:21 to 22
14. Ahad Nama Jadeed,Matti,5:38 to 41,42
15. Ahad Nama Qadeem,Amsaal,13:21
16. Ahad Nama Qadeem,Amsaal,12:20
17. Ahad Nama Qadeem,Amsaal,12:22
18. Ahad Nama Qadeem,Astasnaa,20:10
19. Ahad Nama Qadeem,Yassaeyah,5:11 to 12
20. Ahad Nama Qadeem,Amsaal,20:1
21. Ahad Nama Qadeem,Yirmiyah,22:3
22. Ahad Nama Qadeem,Tawareeh2, 19:6
23. Ahad Nama Qadeem,Tawareeh2, 19:7
24. Ahad Nama Qadeem,Yirmiyah,22:3